SWAMI RAMANAND TEERTH MARATHWADA UNIVERSITY,NANDED

Resum

For Registration in Ph.D. in Urdu

Entitled

HAFEEZ JALANDHARI KI NAZM NIGARI KA TANQEEDI MUTALA

SHAHNAMA - E - ISLAM KE KHUSUSI HAWALE SE

حفیظ جالندھری کی نظم نگاری کا تنقیدی مطالعہ

شاہ نامۂ اسلام کے خصوصی حوالے سے

Submitted by

SHAIKH MAOLA ISMAEELSAB

Mob. No. 9975358806

Email:- maola.shaikh@gmail.com

Category :. Open

Physically Handicapped :- Yes

Under the supervision of

Dr. MOHD. MAQBOOL AHMED

M.A.M.Phil.Ph.D.SET.NET.

PROFESSOR & RESEARCH GUIDE IN URDU

MAHARASHTRA UDAYAGIRI COLLAGE,UDGIR

MOB. 9028598414

EMAIL. maqboolahmedmaqbool@gmail.com

Reserch centre

MAHARASHTRA UDAYAGIRI COLLAGE,UDGIR

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاکہ برائے پی۔ایچ۔ڈی

بعنوان

حفیظؔ جالندھری کی نظم نگاری کا تنقیدی مطالعہ
(شاہ نامۂ اسلام کے خصوصی حوالے سے)

مقالہ نگار
شیخ مولا اسماعیل صاحب

نگراں
ڈاکٹر محمد مقبول احمد

حفیظؔ جالندھری کا تعارف:

اردو کے عہد ساز شعراء میں حفیظؔ جالندھری کا شمار ہوتا ہے۔ان کی خدمات محتاج تعارف بالکل بھی نہیں۔ اردو شاعری میں ترنم کا جو سیل رواں اور انوکھی بحروں کا حسین امتزاج حفیظؔ جالندھری کے حصہ میں آیا ہے وہ کم ہی کسی شاعر کو نصیب ہوا ہوگا۔حفیظؔ جالندھری سے ابوالاثر، شاعر اسلام اور فردوسیٔ اسلام کہلانے تک کا شعری سفر نت نئے تجربات سے مزین ہے۔ان کی شاعری سلاست، لطافت، شیرینی و شگفتگی، بیان کی رنگینی اور کلام کی راگنی سے لبریز نظر آتی ہے۔

رسالہ 'نگار' کے مدیر اور مشہور نقاد و ادیب نیاز فتح پوری نے کہا تھا کہ،''سرزمین پنجاب نے دو غیر فانی شاعر پیدا کیے ایک اقبالؔ دوسرا حفیظؔ''

موجودہ ہندوستان کی ریاست پنجاب کے شہر جالندھر میں ۱۴ جنوری ۱۹۰۰ء کو حفیظؔ جالندھری کی ولادت ہوئی۔ان کے جد امجد لگ بھگ ڈھائی سو سال پہلے مسلمان ہو گئے تھے جو پہلے چوہان راجپوت تھے۔ مغل بادشاہ فرخ سیر کے دور میں جالندھر میں جاگیر عطا ہوئی تھی جو ۱۸۵۷ء کے بعد انگریزوں نے ضبط کر لی تھی۔ حفیظؔ کے دادا مہر الدین اور پھر والد حافظ شمس الدین اسلحے کا کاروبار کرتے تھے۔حفیظؔ اپنے والد کی دوسری بیوی بتول کے فرزند تھے۔تین چار برس کی عمر سے تعلیم گھر ہی پر شروع ہوئی۔جالندھر کی حوض والی مسجد میں ناظرہ قرآن پڑھا۔۱۹۰۷ء میں مشن اسکول میں داخلہ ہوا، دو تین اسکول بدلے گئے۔پڑھنے پڑھانے کی طرف طبیعت مائل نہ تھی لہذا حفیظؔ بار بار اسکول سے بھاگ جایا کرتے تھے۔آخر کار ساتویں جماعت کا امتحان دیکر اسکولی تعلیم کو خیر باد کہہ دیا۔مطالعہ کا شوق بچپن ہی سے تھا جو علمی پیاس بجھانے کا ذریعہ ثابت ہوا۔اردو کے علاوہ ہندی، فارسی اور انگریزی پر بھی قدرت حاصل کر لی۔

تصانیف:۔

حفیظؔ جالندھیری کا شعروسخن کا سفر لڑکپن ہی سے شروع ہوا مگر پہلی نظم روزنامہ زمیندار لاہور میں ۱۹۱۷ء میں شائع ہوئی۔ بیسویں صدی کے نامور اُردو شعراء کا جہاں ذکر آتا ہے وہاں حفیظؔ جالندھری کی شخصیت بھی کھڑی نظر آتی ہے پھر وہ چاہے غزل ہو، نظم ہو، مثنوی ہو یا گیت نگاری ہو۔ اقبالؔ نے جس دور میں نظم کو ایک الگ موڑ دینے کی روایت قائم کی ان کے نقش پا کو قبول کرنے والوں کی تعداد بھی کافی ہے، مگر ان سب سے ہٹ کر حفیظؔ جالندھری نے نظم میں اپنے انداز کے نئے تجربات پیش کئے جو انھیں اپنے معاصرین سے الگ تھلگ مقام پر لا کھڑا کرتے ہیں اور یہی انفرادیت حفیظؔ کا خاصہ ہے۔

حفیظؔ جالندھری کی تصانیف میں پہلا مجموعہ کلام 'نغمہ زار' کے عنوان سے ۱۹۲۵ء میں شائع ہوا۔ دوسرا مجموعہ کلام 'سوز وساز' کے عنوان سے ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا۔ تیسرا مجموعہ کلام بعنوان 'تلخابہ شیریں' ۱۹۴۷ء میں شائع ہوا۔ ۱۹۷۳ء میں 'چراغ سحر' نامی مجموعہ کلام منظر عام پر آیا جس میں قومی ترانہ پاکستان اور آزاد کشمیر کا ترانہ بھی موجود ہے۔

حفیظؔ کے بڑے کام کی حیثیت سے جس تصنیف کو دیکھا جاتا ہے وہ 'شاہ نامہ اسلام' ہے جو ۱۹۲۷ء سے ۱۹۴۷ء تک لگ بھگ بیس برس کے عرصے میں لکھی گئی ایک شاہکار طویل نظم مثنوی کی ہیئت میں ہے۔ موجودہ صورت میں شاہ نامے کے اشعار کی تعداد دس ہزار سے کچھ زائد ہے۔

علاوہ ازیں بچوں کی شاعری پر مشتمل 'بہار کے پھول' اور 'پھول مالا' کے زیر عنوان دو مجموعے شائع ہوئے اور بعد میں 'حفیظؔ کے گیت اور نظمیں' کے عنوان سے یکجا کر دیئے گئے۔ ۱۹۲۷ء میں نصابی کتاب کی حیثیت سے 'ہندوستان ہمارا' لکھی گئی جس میں تاریخی واقعات اور مشہور شخصیات پر چھوٹی چھوٹی نظمیں شامل ہے۔ کشمیر کی جدوجہد آزادی پر مبنی 'بزم نہیں رزم' کے عنوان سے ۱۹۷۳ء میں شائع ہوئی۔

حفیظؔ جالندھری نے صرف شاعری ہی نہیں کی بلکہ نثر نگاری میں بھی اپنی الگ پہچان قائم کی ہے۔ ۱۹۲۹ء میں سات افسانوں کا مجموعہ 'ہفت پیکر' کے عنوان سے منظر عام پر آیا۔ ۱۹۳۳ء میں اٹھارہ افسانوں کا دوسرا مجموعہ 'معیاری افسانے' کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس کے علاوہ اور بھی تصانیف اور مختلف رسائل میں مضامین بھی پائے جاتے ہیں۔

حفیظؔ جالندھری کا مقام:

تقسیم ہند سے قبل تحریک آزادی کو گرمانے میں جہاں حفیظؔ نے اپنی نظم کو جوش اور ولولہ آمیز پیرہن عطا کیا وہیں بعد از ہجرت قومی وملی حوالہ سے ترانہ پاکستان لکھ کر اپنا منفرد اور نمایاں کردار ادا کیا۔

جہاں شاہ نامۂ اسلام کے ذریعہ اپنی علمی وسعت ومہارت کو ہر خاص وعام کے لئے اجاگر کر دیا وہیں اپنے گیتوں کی چاشنی سے فضاء میں شیرینی گھول دی۔ جہاں نظم میں بچوں کی نفسیات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکیمانہ انداز میں قلم کو حرکت دی وہیں نظم نگاری میں نئے تجربات برتتے ہوئے جداگانہ روایت کی بنیاد ڈالی۔ بلاشبہ اردو ادب کے شعری میدان میں حفیظؔ جالندھری شہسوار کی حیثیت کے حامل شاعر ہیں۔ حفیظؔ کے معاصرین بھی ان کی شاعری کی فنی صلاحیتوں کے معترف نظر آتے ہیں فراقؔ گورکھپوری نے ایک موقعے پر اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ،

''یہ ابلتی ہوئی اور اٹھلاتی ہوئی جوانی، یہ تکلف اور بے لاگ رچاؤ اور نکھار، یہ شوخ رنگینی، یہ دھن، یہ سریلا پن، یہ رنگ، یہ رس، یہ کسک اور یہ انگڑائیاں ہم کو آج تک کسی شاعر میں نہیں ملیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مصرعے اور اشعار کہے نہیں گئے ہیں بلکہ چھلک پڑے ہیں۔'' (افکار۔ حفیظ نمبر۔ صفحہ ۵۱۶)

جوشؔ ملیح آبادی اختلاف کے باوجود حفیظؔ سے متعلق اپنی رائے کچھ اس طرح رکھتے ہیں کہ،

'' میرے اور حفیظؔ کے مابین ذہنی وعملی اختلافات کی مجال نہیں کہ وہ مجھے راہ مستقیم سے ہٹا کر حفیظؔ صاحب کے شاعرانہ جمال سے انکار کر دینے کی حماقت میں مبتلا کر دیں۔ حفیظؔ صاحب ایک ایسے شیریں مقال شاعر ہیں جو دلوں میں گھر کر چکے ہیں۔

مجوزہ موضوع پر سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

(survey of literature and devolepment in the relvant subject)

حفیظؔ جالندھری کے کلام پر اب تک جتنا تحقیقی وتنقیدی کام ہوا ہے اس کے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے پہلو اب بھی تشنہ ہیں۔ نظم نگاری کے حوالے سے چند جلی نکات تو واضح ہوئے ہیں مگر خصوصی طور پر شاہ نامۂ اسلام کا باریک بینی سے تنقیدی مطالعہ نہیں ہو پایا ہے اگر چہ کہ سرسری طور پر کسی نے اپنی کوئی رائے قائم کی ہو۔ حفیظؔ کے کلام پر تنقیدی اور تجزیاتی نقطۂ نظر سے جو کتب یا مقالات دیکھنے میں آئے ہیں ان میں 'حفیظؔ جالندھری'۔ از جمیل یوسف' 'حفیظؔ جالندھری کا فن ' از ڈاکٹر زرینہ رحمٰن، 'مخدومی۔ حفیظؔ کے بارے، از محمد طفیل' ابوالاثر حفیظؔ جالندھری کی شاعری کا تنقیدی مطالعہ، پی ایچ ڈی مقالہ پنجاب یونیورسٹی از ڈاکٹر غلام مصطفیٰ سیفی ۱۹۹۷ ،'حفیظؔ نامچہ' از سید ضمیر جعفری اور صہبا لکھنوی کا مرتبہ ماہ نامہ 'افکار' کا حفیظؔ نمبر ، حفیظؔ کا جشن پنجاہ سالگی از حفیظؔ گولڈن جوبلی کمیٹی راولپنڈی ان کتابوں کے علاوہ مختلف رسائل وجرائد میں حفیظؔ کے کلام پر مختصراً مواد دیکھنے میں آیا ہے۔ لہذا شاہ نامۂ اسلام کے خصوصی حوالے سے حفیظؔ کی نظم نگاری پر تنقیدی وتجزیاتی مطالعہ پیش کرنا راقم الحروف کی کوشش ہوگی۔

مفروضہ اور مجوزہ موضوع پر تحقیق کے مقاصد:

(Objectievs of the research and proposed hypothesis)

حفیظؔ جالندھری کے تعارف اور ان کے بارے میں ان کے معاصرین کی آراء سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ حفیظؔ کے کلام میں وہ جواہر نایاب پوشیدہ ہیں جو تلاش و جستجو رکھنے والے کو اپنی آب و تاب سے دعوت تحقیق دے رہے ہوں، جن میں حفیظؔ کی نظم نگاری اور گیت نگاری کے ساتھ ساتھ شہرۂ آفاق نظم یا دایام المعروف شاہ نامۂ اسلام جیسی شاہکار مثنوی بھی شامل ہے۔

اس ضمن میں راقم الحروف کی کوشش یہ ہوگی کہ حفیظؔ جالندھری کے کلام کی خصوصیات اور شعری انفرادیت کو اجاگر کرے ۔نظم نگاری، گیت نگاری اور شاہ نامۂ اسلام کے خصوصی حوالے سے مفصل تحقیقی و تنقیدی مطالعہ پیش کرے۔نظم کی نئی تعبیرات، تراکیب ،منظر نگاری، ہئیت ،تغزل، تخیل کی بلندی اور کلام کی موزونیت کے علاوہ معیاری نظموں کی نشاندہی بھی مقصود ہے۔ گیت نگاری میں حفیظؔ کے اپنے تجربات، نئی روایات کی داغ بیل، اردو گیتوں کی جہات، تہذیب و ثقافت کا رنگ اور جمالیات کا بھی احاطہ کیا جائے۔

شاہ نامۂ اسلام کے خصوصی حوالے سے زمان و مکان کے تناظر میں ہئیت ،خط و خال، عناوین کی ترتیب، تراکیب، تلمیحات، قرآنی آیات کے حوالے اور احادیث نبوی ﷺ کی روایات کے حوالہ جات کے ساتھ ساتھ الطاف حسین حالیؔ کی 'مدوجزر اسلام' اور حفیظؔ کی 'شاہ نامۂ اسلام' کا تقابلی جائزہ پیش کیا جائے۔حفیظؔ کی شاعرانہ صلاحیتوں کی رو سے ان کے فن کے تحقیقی و تنقیدی تجزیہ کرتے ہوئے حقائق کو اجاگر کیا جائے اور فنی خصوصیات کا صحیح رخ سامنے آئے۔

طریقۂ تحقیق: (Methodology to be used and adopted)

تحقیق کے سائنٹفک اصولوں کی روشنی میں ابوالاثر حفیظؔ جالندھری کے کلام کا تاریخی ترتیب سے مطالعہ کیا جائے گا اور غیر جانب دارانہ تجزیہ و محاکمہ کیا جائے گا۔تادم تحریر اس موضوع پر کسی کا کوئی کام نظر نہیں آیا۔مجوزہ موضوع پر کسی سابقہ اسکالر کا کیا ہوا کوئی تحقیقی کام سامنے آتا ہے تو اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی تحقیق کی روشنی میں اس کی مدلل توثیق یا تردید کی جائے گی، نیز ان نکات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے گی جو سابقہ اسکالر کی نظر سے اوجھل رہے ہوں۔

موضوع تحقیق کی اہمیت:(Importance of the study)

نظم نگاری، گیت نگاری اور شاہ نامہ اسلام کے خصوصی حوالے سے حفیظؔ جالندھری کے کلام کا مکمل و مدلل تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جانا بیسویں صدی کے عہد ساز شاعر ہونے کے لحاظ سے بہت اہم ہے،

بے شک ان کے کلام کے شایان شان کام بالکل نہیں ہوا ہے۔ حفیظؔ کے شاعرانہ کمال کی صحیح عکاسی نسل نو تک پہنچانے کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا حفیظؔ کی نظم نگاری پر تنقیدی کام کا ہونا نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ راقم الحروف کا ماننا ہے کہ اس موضوع پر کام کرنے سے حفیظؔ کے مزید روپ عیاں ہوں گے اور شاعری کی مزید جہات سامنے آئیں گی۔ کسی ادیب اور شاعر کی تخلیقات کی مکمل تفہیم کے لیے اس کے تخلیق کردہ تمام ادب کا تجزیاتی مطالعہ ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اس موضوع پر کام کرنے کی ضرورت بھی ہے اور اہمیت بھی ہے۔

مجوزہ مقالے کے ابواب: (Proposed work plan with tentative chapter schem)

مجوزہ مقالہ کل چھے (۶) ابواب پر مشتمل ہوگا جس کی تفصیل درج ذیل ہے

پہلا باب: حفیظؔ جالندھری کے حالات زندگی:

اس باب میں حفیظؔ کے حالات زندگی اور ان کی ادبی زندگی کا اختصار کے ساتھ جائزہ لیا جائے گا جس میں ولادت، خاندان ، بچپن، لڑکپن، تعلیم و تربیت، اساتذہ، شعری ذوق، ازدواجی زندگی، اولاد، اقامت، ملازمت، کاروبار، ادبی زندگی اور تصانیف کا جائزہ لیا جائے گا۔

دوسرا باب: حفیظؔ جالندھری کی نظموں کا تنقیدی مطالعہ:

اس باب میں نغمہ زار، سوز و ساز، تلخابۂ شیریں، چراغ سحر، بہار کے پھول، پھول مالا، ہندوستان ہمارا اور بزم نہیں رزم میں موجود نظموں کا تنقیدی جائزہ لیا جائے گا۔ تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ پیش کرتے ہوئے نظموں کی الگ الگ زمروں میں درجہ بندی کی جائے گی جس سے شاعر کے مختلف ادوار کا احاطہ کیا جا سکے۔

تیسرا باب: حفیظؔ جالندھری کی گیت نگاری کا تنقیدی مطالعہ:

اس باب میں اردو گیت نگاری کی روایت کا اجمالی مطالعہ پیش کرتے ہوئے حفیظ جالندھری کی گیت نگاری جس میں نغمہ زار، سوز و ساز، تلخابۂ شیریں کے ساتھ ساتھ دیگر تمام تصانیف میں موجود گیتوں کا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جائے گا گیت نگاری میں حفیظ کی فنی خصوصیات کی نشاندہی کی جائے گی۔

چوتھا باب: شاہ نامۂ اسلام کا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ:

یہ مقالے کا خصوصی اور اہم باب ہوگا۔ اس باب میں شاہ نامۂ اسلام کے خصوصی حوالے سے تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ

پیش کیا جائے گا جس میں شاہ نامۂ اسلام کی ہیئت ،عناوین، تراکیب، صنائع وبدائع ،تلمیحات، قرآنی آیات کے حوالا جات اوراحادیث نبویہ ﷺ کے حوالہ جات، علمی نکات کی نشاندہی، فکر کی بلندی، فنی خصوصیات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ الطاف حسین حالؔی کی مدوجزر اسلام اور حفیظؔ کی شاہ نامۂ اسلام کا تقابلی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ زمان ومکان کے تناظر میں شاہ نامے کے مقبول خاص وعام ہونے کی وجوہ اوراس کی انفرادیت کا تنقیدی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔

پانچواں باب: ماحصل:(Expected outcome)

اس باب میں مقالے کا ماحصل ہوگا جس میں پورے مقالے کا نچوڑ بطور مغز اختصار مگر جامعیت کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔ یہی باب متوقع نتیجہ بھی ہوگا۔

چھٹا باب: کتابیات:(Biblography /References)

اس باب میں ان تمام کتابوں، رسائل، اخبار وجرائد اور مختلف مضامین کی فہرست ہوگی جن کی مدد سے مقالہ تحریر کرنے کے لئے مدد لی گئی ہوگی۔

مقالے کی تحریر کے دوران ضرورت پڑنے پر مزید ابواب بھی بنائے جاسکتے ہیں۔ راقم الحروف کی یہ کوشش ہوگی کہ مجوزہ موضوع کے تحت مفصل تحقیقی وتنقیدی مطالعہ کر کے قابل قدر نتائج اخذ کئے جائیں جس سے یہ مقالہ دستاویزی اہمیت کا حامل ہوجائے اور آئندہ نسلوں کے لئے میل کا پتھر ثابت ہوسکے۔ مجوزہ موضوع پر اب تک کسی یونیورسٹی میں کوئی قابل ذکر کام نہیں ہوا۔ اگر یونیورسٹی کے ارباب مجاز اس موضوع پر مقالہ تحریر کرنے کی اجازت دیں تو یہ اہم تحقیقی وتنقیدی کام انجام پاسکتا ہے۔ یہ مقالہ تحقیق وتنقید کے سائنٹفک اصولوں کی روشنی میں ممکنہ حد تک معروضی انداز میں تحریر کیا جائے گا تاکہ مستقبل میں ایک مستند حوالے کے طور پر کام آسکے لہذا یونیورسٹی کے ارباب مجاز سے گزارش ہے کہ مجوزہ موضوع منظور فرما کر ممنون فرمائیں۔